

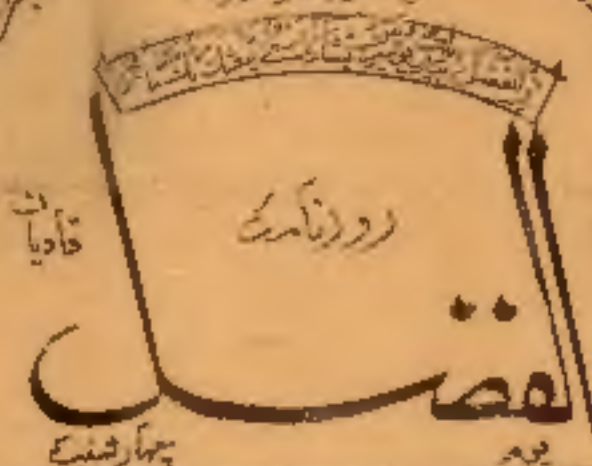
[illegible][illegible]

و اما تہذیب کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو عقل و فطرت سے مہیا کیا ہے اس کو استعمال کرنا چاہیے۔

185

عاشق الرحمن الرحيم

Q



ج ۳۱	۳ ماه و ف ۲۵ ۱۲	۳ شعبان ۱۳۶۵	۳ جولائی ۱۹۴۶	نمبر ۱۵۴
------	-----------------	--------------	---------------	----------

سید اختر امیر المومنین خلیفۃ المسیح الدانی ایدہ کی مجلس علم و عرفان

۳۰ ماه احسان طهرانی مطبوعه ۱۳۲۵ هجری شمسی ۱۹۴۶ م

احمدی مجاہدین نے مسلمانوں کی کھوپڑی پر عظیم ترین شہادتیں دی ہیں۔

۱۔ قلمیہ مسائل میں دو نوجوان اسلام قبول کر کے اخصیت میں داخل ہو گئے

[illegible][illegible][illegible][illegible]







دادا کا ترکہ اور یتیم پوتا

منہ میں جلاوطنی کے منتظر حضرت امیر المؤمنین علیؑ کی ایسی اشد قیامت سے  
بے خبر و غافل رہا کہ جس کی وجہ سے وہ اور شہ و قریہ تھا۔ اس کو یہ کہتا تھا  
مستحق ہے۔ جو حضورؐ کی خدمت میں پہنچا ہے۔ اگر کوئی اور عالم سلسلہ امیر ہو  
کہہ لے گا چاہے تو کہہ کر حضورؐ کی خدمت میں پہنچا (ایسی) (ایسی)

ہم فطرت سوال

تیمیم یوں پڑھا کہ ہوتے ہیں اسے اپنے  
 دادا کے ترکہ سے کیوں محروم ہے ؟  
 ایسا فطری سوال ہے جس کی اہمیت کے  
 لحاظ سے، لیا جاسکتا۔ بین اپنے باپ  
 کی زندگی میں چند بچوں کو چھوڑ کر مر جاتا  
 ہے۔ تیمیم بچوں کی خزانہ باپ ان کے  
 دادا یعنی مولانا باپ کے سپرد ہے۔ فقہ  
 ابنی کے کچھ دولوں کے بعد دادا سے ملے  
 بھی پیام ملی کہ ایک کچھ دیار تیمیم بچوں  
 کے کے یوں سرکاری جمعیت میں لکھیں اس  
 پر مستردی ہو کر دادا یعنی دادا چھوڑ  
 کر اپنے اس کے وارث اس کے لئے  
 بیٹے یعنی تیمیم بچوں کے بچا ہیں۔ ان بچوں  
 کو اس پانچ سو سے کچھ نہیں ملے گا۔ اگر  
 ان کا دادا ان کے باپ کے چھوڑتا  
 تو وہ اپنے بچوں کے ساتھ ہوا کے  
 شریک ہوتے یعنی اس پانچ سو میں جو حصہ  
 ان کے باپ کا تھا۔ وہ انہی کو ملتا۔  
 لیکن اس کچھ سے مراد ہے کہ ایک تو  
 وہ اپنے باپ کے ساتھ ہے کہ وہ جو حصہ  
 دوسرے پانچ سو میں ملے گی۔ چنانچہ دادا سے  
 پانچ سو میں ان کی صورت میں ملے اپنے ساتھ  
 رکھیں گے۔ پھر پانچ سو اگر وہ چھوڑا جائے  
 کے معزز و فاضل کے لئے ہو گا۔

پھر چند وستان کے صلہ میں ایک  
قسم کے مختصر کہ تفصیل کا مواضع کے لیے  
جب تک کہ اس سے جو ہے۔ وہ اپنی الگ  
جاؤ اور بنا لپیٹے اس باپ سے جو کہ  
اور ان کی بے ادبی سمجھتے ہیں۔ اور جو کچھ  
وہ کہتے ہیں۔ اس باپ کے ہی سپرد  
کر دیتے ہیں۔ خاموشی سے یہ سب کیا ہے  
اور جس تک یہی دستور چلا جاتا ہے۔  
کے لئے اچھی ماسی کے لئے کہ (10)  
کرتا ہی مختصر سعادت مند کی جہاں کی جہاں  
ہے۔ اور باپ جب کہ وہ ہے۔

جس کی گواہی اس کی ملکیت میں منتقل ہونے والی  
 ہے۔ بعض قاضیوں میں تو اس طرح کی گواہی  
 ایک ایک ساتھ رو کر دے دی گئی ہے مگر ان کے  
 کا موازنہ کے اس وجہ سے محدود ہے  
 کے دائرہ میں سوال اور زیادہ شدت کے  
 ساتھ اضافہ ہوتا ہے۔ اور اسلامی قانون  
 وراثت کے موازنہ میں بھی حد تک وہ کہ  
 ثابت ہو رہا ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ کو فاضل  
 مسئلہ نہیں بلکہ اکثر اس قسم کے واقعات  
 مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں۔ میں اس بات  
 پر اس سوال کے سلسلے میں کوئی پر بحث  
 کرنے اور یہ چاہتا ہوں کہ وہ کسی قسم  
 پر۔ جہاں سوال کے جواب کی مینا دیں۔  
 نہایت ضروری ہے

رومرو الجبلو

اس سوال کا بیانیہ پہلو متفقہ تو  
 نہایت اجماع نظر آتا ہے۔ لیکن جب وہ سر  
 اسکانات کے ساتھ ملا کر اسے دیکھ جائے  
 تو اس کی رجحیت کی حرکت کسی قدر نامتو  
 ہے۔ کیونکہ جہاں تو اس کے یہ حالات  
 متفقہ ہو سکتے ہیں۔ وہاں یہ بھی تو ممکن ہے  
 کہ ان کے چھانبات بے کسی اور کچھ  
 کے باعث میں ہوں۔ اور یہ کہ مشاغل ہو  
 پھر بھی متفقہ سمیت انہیں اپنے آپ کی  
 پاداش سے لے کر۔ اور میں بھی ان کا جتنی  
 شریک ہو جیتے۔ اور یہ جہاں پھر میں  
 وہ نہ کہ میں اس کے میں ان کی مثال  
 دے۔ یہ میں تو غریب بچوں کو ایک قسم  
 عالم پر گناہ۔ غریب میں اس کے والدین  
 کے حالات مختلف ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح  
 پیچھے رہنے والے ذہنوں کے حالات  
 میں مختلف ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کسی  
 خاص قاعدہ پر تکیہ کے ایک میں سے ہی  
 کیا اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ لیکن پھر  
 جو وہ قدرتی تعلقات جو داد اور پرانی  
 قدرت کی طرف سے قائم کئے گئے ہیں۔

دوسری دلیل

دوسری دلیل حضرت زین العابدینؑ کی ہے۔  
 کہ لایق موت کی زندگی الایمن مع الایمن  
 میں موجود ہو تو حقیقتاً وارث نہیں ہو سکتا۔  
 اگر انھیں سے باہر امت ثابت ہو جائے  
 کہ بیٹے کے ہوتے ہوئے سو پوتا دادے  
 کل جائداد کے کوہم ہے۔ اگر نہ ہو امتی  
 نہیں کیا یا مسلک کے حضرت تیر کی ایسا وانی  
 راستے سے گئے کہ وراثت اور تعلق کے  
 واسطہ میں آپ کی جہاد مسلمہ سے۔ نو بیٹے حضرت  
 حسینؑ اور عید کو تم سے چھپ گئی ہیں امتی  
 حضرت کو ظاہر ہو کر پر مراد حضرت سے  
 کیا صورت پر لایا اگر جس امتی یا ہستی  
 ابو بکر و اشعث و زین و عقیل و عمر  
 و احمد قہا حیات عثمان و اولادہما و  
 و آخرام معاذ بن جبل و آخر قہا  
 فکتابہما اللہ عزوجل علی و اولادہما  
 بالقرآن و بعد بن ثابت و فکتابہما  
 اصحاب و اصحابین ہذہ الامم و بعد  
 بن اشیرام و رواہ ابو حنیفہ و احمد و  
 امت کو بعض تغیرات خاص امتی و کل اکثر  
 میر۔ ابو بکر و عمر و حم و ابی سب کے ہوتے  
 ہوئے ہیں۔ دیکھئے معاشرہ عمری و امتی  
 و رواہ سے ہیں۔ عثمان کے ہوتے ہوئے

تیسری دلیل

تیسری دلیل اس مسئلہ کے منقہ ہلکا ہوتے کا  
 اور امت اطلاق ہے۔ فقہانہ نے اسے بڑے سے  
 اختلافات کے مکمل سے ہی کوئی ایسا قرنی مسئلہ  
 دیا۔ میرا کسی ایک عقیدہ ہے (اختلاف نہ کرنا)  
 لیکن شروع مسئلہ کے گراؤ کا ایک ایک عقیدہ ہے  
 کہ امت میں ایسا نہیں ہے جو ہر امت میں اختلاف  
 کرنا جو امت کا یہ اطلاق اس مسئلہ کی شرعی  
 حیثیت کو بہت زیادہ تعزیت دے گا۔  
 جو حتمی دلیل

چوتھی واپس

[illegible]



اسی طریقت میں ہی دارالشفا ہے۔ یہی اگر چہ  
کی موجودگی کے لئے کامیابی ہی نہ آجپتہ  
ہمپ کے قائم مقام جوئے کی وجہ سے دارش  
قادر ہے۔ تو چاہئے کہ جوئے کا شفا یعنی شیم  
خامہ ہی اپنی ماں کے قائم مقام جوئے کی  
وجہ سے دارش ہے۔ لیکن یہ طریقہ ہرگز  
دارست نہیں۔ کیونکہ اس سے قائم شیم کی  
دوا سے ہمارے اندامیں شہار ہوں۔ جلا کر  
یہ ہمارے خلاف شریعت ہے۔  
شیم پونے کے وارث ہونے کے لالہ  
ابہ حم ام کے ہاتھ لڑاں دلاں کو ہرگز نہ  
ہیں۔ جس سے چاکے ہونے جوئے شیم پونے  
کو دارش ہوتا ہے۔ بہت بڑے سے کہ تو اس وقت  
سے مقصد قیقین و تدقیق کی ضرورت ہے۔  
اگر مومن و مہمان و ملائکہ کی دشمنی کسی  
سبب سے پیدا ہوئی ہے تو یہ سبب و وجہ کی  
کا کام دے۔  
نیک و صالح جو کھانے کی بات ہے  
کو شیم پونے کی ضرورت کا مسئلہ منہ پر  
ہیں۔ بلکہ عقیدہ یہ ہے جس مسئلہ کے خلاف  
ہی رہا ہے اور کسی کو قتل ہوتا ہے یا  
میں ظلم و ستم و بدیہی و بدیہی کا انکار  
نہ ہو رہا ہے۔  
میں کو لا ایسی قطع الدعا ہے۔ بہت  
قطع الدعا ہے۔ یہ نہیں مانتا جس میں  
چھوٹے ہونے جوئے کا انکار نہ ہو۔  
شیم پونے کی ضرورت کا یہ مسئلہ مذکور ہوا  
کے برعکس قرآن مجید کی آیتوں میں آیات مبارکی  
دارش کی بنیاد ہیں۔ ان سے شیم پونے کے  
دارش ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ آیات و احادیث  
دارش پر خود کہلے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سبب  
مدد شفا ہے۔ خود شفا ہے۔ ہر روز شفا ہے۔  
لیکن سبب کے سبب کو سبب سے زیادہ قوی  
تعلیم کیا گیا ہے۔ اور ہی سے ہی جزیہ  
مرضیت یعنی لرزہ و لرزہ کے تعلق کو بہت  
زیادہ گائی اور دائمی دارش کا باعث سمجھا  
گیا ہے۔ کیونکہ قانون دارش ہی اس وقت  
کو خصوصیت سے ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کہ میں  
رشتہ دار کو دوسرے رشتہ دار سے بہت  
بہت سے زیادہ تعلق اور نام حاصل ہو  
اسی نسبت سے میں کا حق شکم نہ رکھا ہوئے۔  
آیات قرآن کے استہلال  
اسی مسئلہ میں ہم قرآن کریم کی مدد سے

[illegible][illegible][illegible]















